ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

امام ابن خزیمہ اور ان کی "الصحیح" کا تعارف و منہج کا تجزیاتی مطالعہ

INTRODUCTION AND ANALYTICAL STUDY OF MINHAJ AND IMAM IBN KHUZIMAH AND HIS "AL-SAHIH".

Dr.Rizwan Younas
Lecturer At University Of Gujrat
Department Of Islamic Studies
rizwan.younas@uog.edu.pk
Muhammad shouaib
Ph.D Scholar At University of Gujrat
Department Of Islamic Studies
..allama.mshouaib@gmail.com

Abstract:

Allah Ta'ala has chosen His special servants, who are called Muhadditheen, to protect the Faithful Religion. Imam Ibn Khuzima had a strong memory. He memorized the Holy Qur'an at an early age and soon acquired the knowledge of Hadith. After that, he joined the famous Muhadditheen of his time. When he was asked about the secret of his intelligence and strong memory, he said: The Messenger of Allah, peace and blessings be upon him, said: "Zamzam water is drunk with the intention of achieving the goal, then that goal is achieved, so I When I drank the water of Zamzam, I asked Allah for knowledge. Which was accomplished.

Imam Ibn Khuzimah (may Allah have mercy on him) authored many books. However, two of them, "Sahih Ibn Khuzimah" and "Kitab al-Tawheed" have been published.In the editing of "Sunan al-Tahadith" by Imam Ibn Khudaimah, the arrangement of books of jurisprudence has been kept in mind, that is, in the classification of the book, the problems of purity are first, then of worship and then of affairs.In this book, the Imam (may God bless him and grant him peace) has painstakingly collected the hadiths, mentioned their isnads in great detail.

Keyword: Ibn Khuzimah, Hadith, Muslim Scholars, jurisprudence, isnads

اللہ تعالیٰ نے دینِ متین کی حفاظت کے لیے اپنے مخصوص بندوں کا انتخاب فرمایا، جنہیں محدثین کہا جاتا ہے۔ان کی منقبت وفضیلت میں امام ابن حبان رحمہ اللہ (م:354ھ) یوں رطب اللسان ہیں:

1. ولو لم يكن الإسناد وطلب هذه الطائفة له لظهر في هذه الأمة من تبديل الدين ما ظهر في سائر الأمم، وذلك أنه لم يكن أمة لنبي قط حفظت عليه الدين عن التبديل ما حفظت هذه الأمة، حتى لا يتهيأ أن يزاد في سنة من سنن رسول الله- صلى الله عليه وسلم- ألفٌ ولا واوٌ، كما لا يتهيأ زيادة مثله في القرآن، لحفظ هذه الطائفة السنن على المسلمين، وكثرة عنايتهم بأمر الدين، ولولاهم لقال من شاء ما شاء.[1]

اگر سند نہ ہوتی اور محدثین کی اس جماعت کو سند حاصل نہ ہوتی تو باقی امتوں کی طرح اس امت میں بھی دین میں تحریف ہوتی۔ باقی امتوں کی نسبت امت محمدی نے اپنے دین کو محفوظ بنایا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے کسی ایک حدیث میں بھی 'الف' اور' واؤ' تک بھی زائد نہیں ہو سکی، جیسا کہ قرآنِ کریم میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکا۔ چنانچہ اس گروہِ محدثین نے مسلمانوں کے لیے احادیثِ نبویہ کو محفوظ کیا اور دینی امور میں خاص اہتمام سے کام لیا۔ اگر محدثین کرام نہ ہوتے، تو ہر کوئی جو بھی کہنا چاہتا، کہتا چلا جاتا۔

اسی طائفہ کے سرخیل امام الائمہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ ہیں۔ آیئے ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ فرمایئے۔

نام ونسب اور کنیت:

ابو بکر، محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن مغیرہ بن صالح بن بکر، نیشاپوری۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

ولادت:

آپ 223ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ جو علم ودین کا مرکز تھا اور علماء ومحدثین کا مسکن بھی تھا۔ اور بہت چھوٹی عمر میں امام اسحاق بن راہویہ سے احادیث سنتے تھے لیکن کم عمری کی وجہ سے روایت نہیں کرتے تھے۔

رحلتِ علمی:

امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے اپنے والد کی ترغیب پر قرآن حکیم کو حفظ کیا اس کے بعد طلب علم حدیث نیشاپور سے دیگر شہروں کی طرف سفر کیا۔ اس لیے وہ بڑے ذوق شوق سے شہر رے (تہران)، بغداد، بصرہ، کوفہ، شام، عراق، حجاز مقدس، مصر وغیرہ میں علم حاصل کرتے رہے۔ اکابر محدثین کرام سے علم حدیث کی سماعت کی۔

آپ کے پوتے محمد بن فضل کی روایت ہے کہ انہیں علم حاصل کرنے کا اتنا شوق تھا کہ: "میں نے اپنے دادا (محمد بن اسحاق بن خزیمہ) سے سنا کہ وہ کہتے تھے: میں نے امام قتیبہ بن سعید سے علم حاصل کیا۔" میں نے اپنے والد سے علم حاصل کرنے کے لیے سفر کی اجازت چاہی تو انھوں نے کہا: پہلے قرآن پاک پڑھو (یعنی حفظ کرو) پھر میں تمہیں ان کے پاس جانے کی اجازت دوں گا۔ کریم کو بچایا۔ چنانچہ عید الفطر کے بعد انہوں نے مجھے حصول علم کے لیے سفر پر جانے کی اجازت دی۔

آپ کے پوتے محمد بن فضل کا بیان ہے کہ آپ کو حصول علم کا اس قدر شوق تھا کہ: ''میں نے اپنے دادا جان (محمد بن اسحاق ابن خزیمہ) سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے: میں نے امام قتیبہ بن سعید سے اکتساب علم کرنے کے لیے اپنے والد سے سفر کی اجازت مانگی تو وہ فرمانے لگے: پہلے قرآن حکیم پڑھ لو (یعنی حفظ کر لو)، پھر تمہیں اُن کے پاس جانے کی اجازت دے دوں گا۔ اس شوق میں میں نے نہایت ہی قلیل عرصہ میں قرآن کریم حفظ کر لیا۔ تو عید الفطر کے بعد اُنہوں نے مجھے طلب علم کے لیے سفر پر جانے کی اجازت دے دی۔''

علم حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے نیشاپور سے رے (تہران) گئے۔ خود ان کا اپنا قول ہے کہ: "میں پہلے رے (تہران) اور پھر مرو گیا۔ امام ہشیم کے شاگرد محمد بن ہشام سے حدیث سن رہا تھا کہ امام قتیبہ بن سعید کی وفات کی خبر پہنچی۔ اور اسی لیے میں ان سے فیض حاصل نہ سکتا تھا۔[2]

2.3.1. حفظ قرآن اور ذہانت

امام ابن خزیمہ قوی حافظہ کے مالک تھے۔ آپ نے چھوٹی عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا تھا اور علم حدیث حاصل کرنے کے فوراً بعد اپنے دور کے مشہور محدثین میں شمار ہونے لگے۔ جب ان سے آپ کی ذہانت اور مضبوط حافظے کے راز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی مقصد کے حصول کی نیت سے پیا جائے تو وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب میں نے زمزم کا پانی پیا تو اللہ سے علم طلب کیا۔ جو پورا ہو گیا۔[4][5]

علمی ثقاہت

امام ابن خزیمہ علم حدیث میں امام کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپ کی شخصیت فن حدیث میں مہارت تامہ جیسی خصوصیات کی حامل ہے۔ جس کا ثبوت اس روایت سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

امام مزنی (جو کہ امام شافعی کے شاگرد اور فقہ شافعی کے جامع اور مدون بھی ہیں) سے عراق کے ایک شخص نے سوال کیا کہ: قرآن مجید نے قتل کی صرف دو ہی صورتیں بیان کی ہیں: قتل عمد اور قتل خطا۔ تو آپ تیسری قسم "شبہ عمد" کو کس طرح عمد مانتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیتے ہوئے ایک حدیث مبارکہ بیان کی۔ اُس شخص نے کہا کہ آپ علی بن زید بن جدعان کی روایت سے استدلال کرتے ہیں۔ یہ بات سن کر امام مزنی خاموش ہو گئے اور امام ابن خزیمہ نے اُس شخص کو جواب دیا کہ: شبہ عمد کی روایات دوسری روایات سے بھی مروی ہیں۔ عراقی شخص نے کہا: اور کس کی سند سے مروی ہیں؟۔ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: ایوب سختیانی اور خالد حذاء سے۔ اُس عراقی شخص نے ایک راوی عقبہ بن اوس کے متعلق شک و تردد کا اظہار کیا تو آپ نے جواباً کہا کہ: وہ ایک بصری شخص ہیں اور ابن سیرین جیسے جلیل القدر بزرگ نے بھی اُن سے احادیث روایت کیں ہیں۔ معترض شخص نے امام مزنی سے عرض کیا: آپ مناظرہ کر رہے ہیں یا یہ؟ اُنہوں نے فرمایا: ''یہ احادیث کے بارے میں مجھ سے زیادہ واقفیت رکھتے ہیں، اِس لیے جب احادیث نبویہ ﷺ پر گفتگو ہوتی ہے تو میں خاموش رہتا ہوں اور یہ بحث و مناظرہ میں حصہ لیتے ہیں۔[3]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

2.3.2 توصیف وتوثیق

امام الوقت، حافظ، ابو علی، حسین بن علی بن یزید نیشاپوری(349-277ھ) ایک اور محدث کے بارے میں فرماتے ہیں:

كان أبو نعيم الجرجاني أحد الأئمة، ما رأيت بخراسان بعد أبي بكر محمد بن إسحاق، يعني ابن خزيمة، مثله أو أفضل منه، كان يحفظ الموقوفات والمراسيل كما نحفظ نحن المسانيد.[2]

ابو نعیم جرجانی جید ائمہ میں سے ایک تھے۔ میں نے خطہ خراسان میں ابن خزیمہ کے بعد ان کی مثل یا ان سے بہتر کوئی محدث نہیں دیکھا۔

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے علاقے میں سب سے بڑے محدث تھے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ (748-673ھ) فرماتے ہیں کہ

"وہ (امام ابو علی نیشاپوری) یہ کہہ رہے ہیں، جنہوں نے امام نسائی رحمہ اللہ کو بھی دیکھا ہے۔"[3]

آپ کے تلمیذ رشید امام ابن حبان رحمہ اللہ (م:354ھ) آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

ما رأيت على وجه الأرض من يحسن صناعة السنن ويحفظ ألفاظها الصحاح وزياداتها حتى كان السنن كلها بين عينيه إلا محمد بن إسحاق بن خزيمة فقط.[4]

میں نے روئے زمین پر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا، جو حدیث کے فن میں ماہر ہو، اور تمام صحیح احادیث کو لفظ بہ لفظ یاد رکھتا ہو، اور وہ ترتیب دے سکتا ہو۔ حدیث کے ہر لفظ کی زیادتی۔ جسے کسی ایمان والے نے بیان کیا ہے۔ گویا اس نے تمام احادیث کو یاد کرنے کو اپنا مشن بنالیا تھا۔

امام عبدالرحمٰن بن ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ (327-240ھ) ان کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں نے روئے زمین کے اوپر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا، جو حدیث کے فن میں ماہر ہو، نیز اسے ساری صحیح احادیث الفاظ سمیت یاد ہوں اور حدیث میں ہر اس لفظ کی زیادت کا اسے اہتمام ہو، جسے کسی ثقہ نے بیان کیا ہو۔ گویا انہوں نے ساری احادیث کو یاد کرنا اپنا نصب العین بنا رکھا تھا۔

امام عبدالرحمن بن ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ (327-240ھ) ان کی توثیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثِقَةٌ، صَدُوقٌ. ''آپ ثقہ وصدوق امام تھے۔[5]

امام، ابو نصر، محمد بن محمد بن یوسف، طوسی، فقیہ (م:344ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ فِي عَصْرِهِ[6]

''آپ اپنے زمانے میں مسلمانوں کے امام تھے۔''

امام ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، نیشاپوری رحمہ اللہ (م:352ھ) امام موصوف کے بارے میں فرماتے ہیں:

إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ[7]

امام المسلمین ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ۔

حافظ ابو یعلیٰ، خلیل بن عبداللہ بن احمد، خلیلی رحمہ اللہ (446-367ھ) فرماتے ہیں

اِتَّفَقَ فِي وَقْتِهِ أَهْلُ الشَّرْقِ أَنَّهُ، إِمَامُالْ-أَئِمَّةِ،---،وَلَه،مِنَ التَّصَانِيفِ مَالَايُعَدُّ فِي الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ[8]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

آپ کے دور میں اہل علم نے اس بات پر اتفاق کر لیا تھا کہ آپ امام الائمہ ہیں۔۔۔حدیث اور فقہ میں آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ(748-673ھ)فرماتے ہیں

اَلْحَافِظُ، الْحُجَّةُ،الْفَقِيهُ،شَيْخُ الْإِسْلَامِ، إِمَامُ الْأَئِمَّةِ،---وَعَنِى فِي حَدَاثَتِهِ بِالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ،حَتَّى صَارَ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي سِعَةِ الْعِلْمِ وَالْإِتْقَانِ[9]

''حافظ،حجہ،فقیہ،شیخ الاسلام،امام الائمہ۔۔۔آپ نے نوجوانی ہی میں حدیث اور فقہ میں خصوصی اہتمام کیا،حتی کہ وسعتِ علمی اور مضبوطیء حافظہ میں آپ ضرب المثل بن گئے۔''

نیز فرماتے ہیں:

وَقَدْ كَانَ هٰذَاالْإِمَامُ جِهْبِذًا،بَصِيْراً بِالرِّجَالِ

''امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ بہت بڑے عالم تھے اور رواۃ حدیث کے بارے میں اچھی معرفت رکھتے تھے۔''

مشہور سنی مفسر اور مؤرخ اسلام،حافظ،ابو فدا،اسماعیل بن عمر،ابن کثیر رحمہ اللہ(774-700ھ)فرماتے ہیں:

اَلْإِمَامُ أَبُو بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ،الْمُلَقَّبُ بِإِمَامِ الْأَئِمَّةِ،---وَهُوَمِنَ الْمُجْتَهِدِ ينَفِي دِينِ الْإِسْلَامِ[10]

''امام ابو بکر بن خزیمہ،جن کا لقب امام الائمہ ہے۔آپ دین اسلام کے ایک مجتہد تھے۔''

امام،ابوالعباس بن سریج کے ہاں امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا ذکرِ خیر ہوا،تو آپ یوں گویا ہوئے:

يُخْرِجُ النُّكَتَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمِنْقَاشِ[11]

''امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ بہت محنت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے نکات کا استخراج کرتے تھے۔''

ناقدِ رجال،حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کو اپنی کتاب[ذِكْرُ مَنْ يُعْتَمَدُ قَوْلُه ،فِي الجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ](ان لوگوں کا بیان کہ جرح وتعدیل میں جن کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے)میں ذکر کیا ہے۔

اللہ رب العزت نے آپ کو اجتہاد و فقہ میں خصوصی ملکہ عطا فرما رکھا تھا۔آپ ایک بلند پایہ فقیہ تھے۔حدیث کی صحت و ضعف میں خصوصی معرفت رکھتے تھے۔علل حدیث اور رواۃ حدیث میں بہت ماہر تھے۔آپ کا فہم و تبصر بے مثال تھا۔

امام،ابو عبداللہ،حاکم رحمہ اللہ(405-321ھ)فرماتے ہیں:

فَضَائِلُه ذَا الْإِمَامِ مَجْمُوعَةٌ عِنْدِي فِي أَوْرَاقٍ كَثِيرَةٍ.

''امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے فضائل میرے پاس بہت سے اوراق میں جمع شدہ موجود ہیں۔[12]

علامہ ذہبی رحمہ اللہ(748-673ھ)فرماتے ہیں۔

وَلِابْنِ خُزَيْمَةَ عَظَمَةٌ فِي النُّفُوسِ،وَجَلَالَةٌ فِي الْقُلُوبِ، لِعِلْمِه،وَدِينِهِ،وَاتِّبَاعِهِ السُّنَّةَ[13]

''امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے علم،ان کی دینداری اور اتباعِ سنت کی بنا پر(مؤمنوں کے)نفوس میں ان کی عظمت اور دلوں میں جلالتِ شان موجود ہے۔''

- امام ابن خزیمہ کے اس اتنے بڑے کارنامے پر ابوالفضل صالح نے تبصرہ کرتے ہوئے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالی میری امت

میں ہر صدی کے اندر ایک مجدد بھیجے گا"پس ابوالفضل صالح رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی صدی میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃاللہ علیہ، دوسری صدی میں امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃاللہ علیہ اور تیسری صدی کے مجدد امام محمد بن اسحاق ابن خزیمہ رحمۃاللہ علیہ ہیں۔

2.3.3. شیوخ عظام

آپ رحمہ اللہ کے اساتذہ کرام کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ چند مشہور شیوخ کے اسماءِ گرامی یہ ہیں۔

احمد بن سنان واسطی ، عباس بن عبدالعظیم عنبری ، ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم رازی ، عمرو بن فلاس ، ابوحاتم محمد بن ادریس رازی ، ابو بکر محمد بن اسحاق صاغانی ، موسیٰ بن خاقان بغدادی ، یعقوب بن سفیان فارسی ،یعقوب بن ابراہیم دورقی ، علی بن خشرم مروزی ، علی بن سعید نسوی ، علی بن مسلم طوسی ، علی بن سہل رملی ، علی بن عبدالرحمن بن مغیرہ مصری ، محمد بن بشار بندار وغیرہ۔

2.3.4. تلامذہ کرام

بے شمار انسانوں نے آپ رحمہ اللہ سے دین سیکھا،ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

ابو ولید حسان بن محمد فقیہ، ابواحمد حسین بن علی بن محمد تیمی،المعروف بہ حُسَینک نیشاپوری ، ابو علی حسین بن محمد نیشاپوری ، ابواحمد عبداللہ بن احمد جرجانی ،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری ، ابوالحسن محمد بن حسین آبری ،ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی سجستانی ، ابواحمد محمد بن محمد حاکم کرابیسی نیشاپوری ، مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری ، ابو حامد بن شرقی وغیرہ

امام ابن خزیمہ سے احادیث بیان کرنے والوں کی کثیر تعداد ہے۔امام ذہبی سیر اعلام النبلاء میں ذکر کرتے ہیں کے امام بخاری ومسلم نے بھی امام ابن خزیمہ سے احادیث روایت کی ہیں لیکن ان کی روایات کو صحیحین میں بیان نہیں کیا۔

آپ نے نامور شاگرد امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں آپ کے حوالہ سے تقریباً315احادیث بیان کی ہیں۔جن میں سے زیادہ تر امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں بھی ذکر کی کیں۔

امام حاکم نیشاپوری نے اپنی اہم تصنیف المستدرک علی الصحیحین میں امام ابن خزیمہ کے واسطے سے تقریباً97احادیث روایت کی ہیں۔

امام دار قطنی نے اپنی سنن میں امام ابن خزیمہ کے حوالے سے 13 روایات نقل کی ہیں۔

2.3.5. اقوالِ زرّیں

اب امام موصوف رحمہ اللہ کے کچھ اقوالِ زرّیں ملاحظہ فرمائیں

لَيسَ لِأَحَدٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلٌ إِذَا صَحَّ الْخَبَرُ عَنْهُ[14]

"جب نبی اکرم ﷺ کی حدیث ثابت ہو جائے، تو اس کے مقابلے میں کسی کے لیے کچھ بھی کہنا جائز نہیں۔"

أَنَا عَبْدٌ لِّأَخْبَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[15]

"میں تو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا غلام ہوں۔"

2.3.6. عقیدہ سلف صالحین

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ سلف صالحین کے عقیدے پر کاربند تھے۔ ملاحظہ فرمائیں:

استواء علی العرش:

امام صاحب فرماتے ہیں:

«مَنْ لَمْ يُقِرَّ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى عَرْشِهِ قَدِ اسْتَوَى فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ، فَهُوَ كَافِرٌ بِرَبِّهِ يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ، وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ، وَأُلْقِيَ عَلَى بَعْضِ الْمَزَابِلِ حَيْثُ لَا يَتَأَذَّى الْمُسْلِمُونَ، وَالْمُعَاهَدُونَ بِنَتَنِ رِيحِ جِيفَتِهِ، وَكَانَ مَالُهُ فَيْئًا لَا يَرِثُهُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، إِذِ الْمُسْلِمُ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ كَمَا قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»[16].

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہونے کا اقراری نہ ہو، وہ اپنے ربّ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ اسے توبہ کا کہا جائے گا، اگر توبہ کرلے، تو اچھا ہے، ورنہ (اسلامی حکومت کی طرف سے) اسے قتل کرکے اس کی لاش کسی کوڑے والی جگہ پر پھینک دی جائے، جہاں اس کی بدبو سے مسلمان اور ذمی لوگ پریشان نہ ہوں۔ اس کا مال فَے بن جائے گا، کوئی مسلمان اس کا وارث نہیں بن سکتا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے فرمانِ گرامی کے مطابق ایک مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

مَنْ أَقَرَّ بِذٰلِکَ تَصْدِيْقاً لِّكِتَابِ اللّٰهِ ،وَلِأَحَادِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،وَآمَنَ بِهِ مُفَوِّضًامَّعْنَاهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ،وَلَمْ يَخُضْ فِي التَّأْوِيْلِ وَلَاعَمَّقَ،فَهُوَالْمُسْلِمُ الْمُتَّبِعُ، وَمَنْ أَنْكَرَ ذٰلِکَ، فَلَمْ يَدْرِ بِثُبُوْتِ ذٰلِکَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ،فَهُوَمُقَصِّرٌ،وَاللّٰهُ يَعْفُوعَنْهُ،إِذْلَمْ يُوجِبِ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حِفظَمَاوَرَدَفِي ذٰلِکَ،وَمَنْ أَنكَرَذٰلِکَ بَعْدَ الْعِلْمِ، وَقَفَا غَيْرَ سَبِيْلِ السَّلَفِ الصَّالِحِ، وَتَمَعْقَلَ عَلَى النَّصِّ، فَأَمْرُهُ،إِلَى اللّٰهِ ،نَعُوذُبِاللّٰهِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْهَوٰى،وَكَلَامُ ابْنِ خُزَيْمَةَ هٰذَا—وَإِنْ كَانَ حَقّاً—فَهُوَفَجٌّ،لَاتَحْتَمِلُه،نُفُوْسُ كَثِيْرٍ مِّنْ مُتَأَخِّرِي الْعُلَمَاءِ[17]

''جو شخص کتاب اللہ اور سنتِ رسول کی تصدیق کرتے ہوئے استوا علی العرش کے عقیدے کا اقرار کرتا ہے، اس کے معنیٰ (کیفیت) کو اللہ ورسول کے سپرد کرتے ہوئے اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کی تاویل میں زیادہ غور وخوض نہیں کرتا، وہی شخص متبع مسلمان ہے۔ جو شخص اس عقیدے کا اس وجہ سے انکاری ہو کہ کتاب وسنت سے اس بارے میں ثبوت اسے معلوم نہ ہو، تو وہ گناہ گار ہے، لیکن اسے اللہ تعالیٰ معاف کردے گا، کیونکہ اللہ نے ہر مسلمان پر اس بارے میں وارد ہونے والی نصوص کو یاد کرنا فرض نہیں کیا۔ البتہ جو شخص علم ہو جانے کے بعد اس کا انکار کرے، سلف صالحین کے علاوہ کسی اور کے نقش قدم پر چلے اور اس بارے میں نص کو اپنی عقل کی بھینٹ چڑھادے، تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب کرلے گا۔ ہم گمراہی ونفس پرستی سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی مذکورہ بالا کلام اگرچہ بالکل برحق ہے، لیکن یہ ایک مشکل امر ہے، اکثر متاخرین علماءِ کرام کے نفوس اس کے متحمل نہیں ہوسکتے۔''

2.3.7. صفاتِ باری تعالیٰ

صفاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں:

فَنَحْنُ وَجَمِيعُ عُلَمَائِنَا مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ، وَتِهَامَةَ،وَالْيَمَنِ، وَالْعِرَاقِ،ووز الشَّامِ، وَمِصْرَ، مَذْهَبُنَا أَنَّانُثْبِتُ لِلّٰهِ جَلَّ وَعَلَامَاأَثْبَتَه،لِنَفْسِه،نُقِرُّ بِذٰلِکَ بِأَلْسِنَتِنَا وَنُطَبِّقُ بِذٰلِکَ بِقُلُوبِنَا، مِنْ غَيْرِ أَنْ نُّشَبِّهَ وَجْهَ خَالِقِنَا بِوَجْهِ أَحَدٍمِّنَ الْمَخْلُوقِينَ،وَعَزَّرَبُّنَاعَنْ أَنْنُّشَبِهه،بِالْمَخْلُوقِينَ،وَجَلَّ رَبُّنَا عَنْ مَّقَالَةِ الْمُعَطِّلِينَ، وَعَزَّأَنْ يَّكُونَ عَدَمًا كَمَا قَالَهُ الْمُبْطِلُونَ،لِأَنَّمَالَاصِفَةَ لَه،عَدَمٌ،تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّايَقُولُ الْجَهمِيُّونَ الَّذِينَ يُنْكِرُونَ صِفَاتِ خَالِقِنَا،الَّذِي وَصَفَ بِهِ انفْسَه ،فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِ،وَعَلَى لِسَانِ نَبِيِّه مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[18]

''ہم اور حجاز، تہامہ، یمن، عراق، شام اور مصر کے ہمارے تمام علماءِ کرام کا مذہب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے وہ تمام صفات ثابت کرتے ہیں، جو اس نے خود اپنے لیے ثابت کی ہیں۔ ہم ان صفات کا زبان سے اقرار بھی کرتے ہیں اور دل سے ان کی تصدیق بھی۔ ہم اپنے خالق کے چہرے کو مخلوق میں سے کسی کے چہرے سے تشبیہ نہیں دیتے۔ ہمارا رب اس سے بہت بلند ہے کہ ہم اسے مخلوق سے تشبیہ دیں۔ ہمارا رب معطلہ کی بنائی گئی باتوں سے بھی پاک ہے۔ معطلہ نے اللہ تعالیٰ کو معدوم قرار دیا ہے، کیونکہ جس چیز کی کوئی صفت نہیں ہوتی، وہ معدوم ہی تو ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جہمیہ کی باتوں سے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

بھی بلند ہے، جو ہمارے خالق کی صفات کا انکار کرتے ہیں، جس نے اپنی محکم کتاب میں اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اپنی صفات بیان فرمائی ہیں۔"

.2.3.8 وفات حسرت آیات

علم وفقہ، ورع وتقویٰ اور اتباعِ سنت کا یہ پیکر 311 ہجری میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا۔ فجزاہ اللہ عن الِاسلام خیراً.

.2.3.9 صحیح ابن خزیمہ

امام ابن خزیمہ رحمۃاللہ علیہ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ البتہ ان میں سے دو کتابیں "صحیح ابن خزیمہ" اور "کتاب التوحید" مطبوع ہیں۔ صحیح ابن خزیمہ کا مکمل نام یہ ہے:

اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيحُ الْمُتَّصِلُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِي السَّنَدِ وَلَا جَرْحٍ فِي النَّقَلَةِ [19].

صحیح ابن خزیمہ فقہِ اسلامی کا عظیم شاہکار ہے۔

اس کے بارے میں امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ (463-392ھ) فرماتے ہیں۔

شَرَطَ فِيهِ عَلٰى نَفْسِه إِخْرَاجَ مَااتَّصَلَ سَنَدُه،بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[20]

"امام صاحب نے اپنے اوپر لازم کیا تھا کہ اس کتاب میں صرف وہ احادیث نقل کریں گے، جن کی سند عادل راویوں پر مشتمل اور رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو۔"

"کتاب التوحید" بھی اہل سنت کے عقیدے پر ایک مدلل اور جامع کتاب ہے۔

کتب احادیث نبوی ﷺ کو علماء نے کئی اقسام میں تقسیم کیا ہے:

- 'الجامع الصحیح'، وہ کتب ہیں جن میں ہمہ قسم کی کل احادیث نبویہ ﷺ مرتب کر دی گئی ہوتی ہیں۔
- "مسند" کتب احادیث کی وہ قسم ہے جس میں ہر صحابی کی روایت کردہ احادیث نبوی ﷺ کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہوتا ہے۔
- "سنن" حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث نبوی ﷺ کو فقہ کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہوتا ہے۔
- "اربعین" حدیث نبوی ﷺ کی ایسی کتاب ہوتی ہے جس میں چالیس احادیث نبوی ﷺ درج کی جاتی ہیں، وغیرہ۔

.2.3.10 صحیح ابن خزیمہ کا اسلوب

- "سنن التحدیث" امام ابن خذیمہ کی تدوین میں کتب فقہ کی ترتیب کو پیش نظر رکھا گیا ہے یعنی کتاب کی تبویب میں پہلے طہارت کے مسائل ہیں پھر عبادات کے اور پھر معاملات کے۔
- اس کتاب میں امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی عرق ریزی سے احادیث کو جمع کیا ہے، ان کی اسناد کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے، اسناد سے مراد حدیث نبوی ﷺ کو جس جس راوی نے بیان کیا اس کی ساری تفصیل درج کر دی ہے۔ جیسا کہ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، وَثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ أَنَّهُ أَخْبَرَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ عَلَى الْبَلَاطِ، فَقَالَ: أُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، وَصَلَّى، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى» هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ [21]

- حدیث کی اسناد پر خود ہی جرح بیان کر دیتے ہیں۔ اپنی ہی سند حدیث میں پائی جانے والی علت کو بیان کرنے میں عار نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ لکھتے ہیں۔
- ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَظْمًا – أَوْ قَالَ لَحْمًا – ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: «خَبَرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرُ مُتَّصِلِ الْإِسْنَادِ غَلَطْنَا فِي إِخْرَاجِهِ؛ فَإِنَّ بَيْنَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَبَيْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ» وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ[22]
- نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ , فِيهِ خُلِقَ آدَمُ , وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ , وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا , وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: «غَلَطْنَا فِي إِخْرَاجِ الْحَدِيثِ؛ لِأَنَّ هَذَا مُرْسَلٌ , مُوسَى بْنُ أَبِي عُثْمَانَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , أَبُوهُ أَبُو عُثْمَانَ التَّبَّانُ، رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَارًا سَمِعَهَا مِنْهُ»[23]
- نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ يَعْنِي الْقُرْقُسَانِيَّ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُّوخَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ , فِيهِ خُلِقَ آدَمُ , وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ , وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا , وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفُوا فِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ فِي قَوْلِهِ: «فِيهِ خُلِقَ آدَمُ» إِلَى قَوْلِهِ: «وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ» , أَهُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ؟ قَدْ خَرَّجْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ: مَنْ جَعَلَ هَذَا الْكَلَامَ رِوَايَةً مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , وَمَنْ جَعَلَهُ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ , وَالْقَلْبُ إِلَى رِوَايَةِ مَنْ جَعَلَ هَذَا الْكَلَامَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ كَعْبٍ أَمْيَلُ؛ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ , ثنا الْأَوْزَاعِيُّ , عَنْ يَحْيَى , عَنْ أَبِي سَلَمَةَ , عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ , فِيهِ خُلِقَ آدَمُ , وَفِيهِ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ , وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا , وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ , قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ حَدَّثَنَاهُ كَعْبٌ وَهَكَذَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ , وَشَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّحْوِيُّ ? عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَمَّا قَوْلُهُ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ» , فَهُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ فِيهِ , وَالزِّيَادَةُ الَّتِي بَعْدَهَا: فِيهِ خُلِقَ آدَمُ إِلَى آخِرِهِ " هَذَا الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ كَعْبٍ[24]
- سند یا متن حدیث میں اگر کوئی وہم پایا جائے تو اس کو دور کرتے ہوئے اس سند پر حکم بھی بیان کرتے ہیں

ناه إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ السُّلَمِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْبَقِيعِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: " الْإِسْنَادَانِ صَحِيحَانِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعًا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَلَا تَسْمَعُ الْمَقْبُرِيَّ يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَحَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْبَقِيعِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ "[25]

- احادیث کے متن کو بھی بڑی عمدگی کے ساتھ ترتیب وار درج کیا ہے، متن سے مراد حدیث نبوی ﷺ کا وہ حصہ ہے جس میں قول رسول ﷺ، فعل رسول ﷺ یا سکوت رسول ﷺ درج کیا گیا ہوتا ہے۔
- متن سے جو جو احکام جس جس طرح سے ان کا استنباط ہو سکتا ہے ان طریقوں کو بھی درج کر کے تو وہ احکام مرتب کیے ہیں، احکام و قوانین کے نکالنے میں ائمہ فقہ کے درمیان جو اختلافات تھے امام موصوف نے ان کا بھی بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے اور پھر کن کن بنیادوں پر کس کس امام نے اس حدیث کو قبول کیا یا نہیں کیا اس کا بھی اس کتاب میں ذکر کیا ہے۔

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ» سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: «أَرَى الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الذِّكْرِ اسْتِحْبَابًا وَلَا أُوجِبُهُ» ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَوِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ: «أَسْتَحِبُّهُ وَلَا أُوجِبُهُ» ،

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: «نَرَى الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اسْتِحْبَابًا لَا إِيجَابًا» بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ يُوجِبُ الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اتِّبَاعًا بِخَبَرِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ لَا قِيَاسًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: «وَبِقَوْلِ الشَّافِعِيِّ أَقُولُ؛ لِأَنَّ عُرْوَةَ قَدْ سَمِعَ خَبَرَ بُسْرَةَ مِنْهَا لَا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا أَنَّ الْخَبَرَ وَاهٍ لِطَعْنِهِ فِي مَرْوَانَ»[26]

- **رواۃ حدیث میں اگر کوئی غیر معروف راوی ہو تو اس کا اصل نام یا نسبت بیان کر کے راوی کا تعارف بیان کرتے ہیں۔**

ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَإِمَامٌ عَدْلٌ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ، وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَوَاتِ، فَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ «أَبُو مُجَاهِدٍ هُوَ هَذَا اسْمُهُ سَعْدٌ الطَّائِيُّ، وَأَبُو مُدِلَّةَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ هَذَا أَحَدُ عُبَّادِ الدُّنْيَا»[27]

- **امام ابن خزیمہ نے علم فقہ میں امام شافعی کے شاگرد امام مزنی سے استفادہ کیا ہے اس لیے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اختلافی مسائل بیان کرتے ہوئے امام شافعی کی آراء کی تائید کرتے نظر آتے ہیں۔**
- **امام ابن خزیمہ حدیث کو روایت کرنے کے بعد اس پر اپنی فقہی آراء بھی ذکر کرتے ہیں۔**

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: وَاللَّاتِ، فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ " قَالَ أَبُو بَكْرٍ: " فَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَالِفَ بِاللَّاتِ وَلَا الْقَائِلِ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ بِإِحْدَاثِ وُضُوءٍ، فَالْخَبَرُ دَالٌّ عَلَى أَنَّ الْفُحْشَ فِي الْمَنْطِقِ، وَمَا زُجِرَ الْمَرْءُ عَنِ النُّطْقِ بِهِ لَا يُوجِبُ وُضُوءًا خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّئَ يُوجِبُ الْوُضُوءَ "[28]

- **شاید یہی وجہ ہے کہ امام ابن خزیمہ تراجم ابواب میں جب احادیث روایت کرتے ہیں تو مجمل، مفصل، خاص اور عام کی ابحاث بھی ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے شاگرد ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں ابن خزیمہ کی پیروی کی ہے۔**
- بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ " وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ» لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ عَلَى مَا بَيَّنْتُ قَبْلُ أَرَادَ الْمَاءَ الَّذِي يَكُونُ قُلَّتَيْنِ فَصَاعِدًا "[29]
- بَابُ ذِكْرِ مَنِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرِ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ بِهِدَايَتِهِ إِيَّاهُمْ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَلَهُ الْحَمْدُ كَثِيرًا عَلَى ذَلِكَ، إِذْ قَدْ ضَلَّ عَنْهُ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَهُمْ بَعْدَ فَرْضِ اللَّهِ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْهِدَايَةَ هِدَايَتَانِ عَلَى مَا بَيَّنْتُهُ فِي كِتَابِ «أَحْكَامِ الْقُرْآنِ» أَحَدُهُمَا: هِدَايَةُ خَاصٍّ لِأَوْلِيَائِهِ دُونَ أَعْدَائِهِ مِنَ الْكُفَّارِ، وَهَذِهِ الْهِدَايَةُ مِنْهَا، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ بِهَا الْمُؤْمِنِينَ دُونَ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَالْهِدَايَةُ الثَّانِيَةُ بَيَانٌ لِلنَّاسِ كُلِّهِمْ، وَهِيَ عَامٌّ لَا خَاصٌّ كَمَا بَيَّنْتُهُ فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ[30]
- **صحیح ابن خزیمہ کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ امام ابن خزیمہ نے روایات کے الفاظ نقل کرتے ہوئے رواۃ کے لفظی اختلاف کو اہتمام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، الْأُولَى مِنْهُنَّ بِالتُّرَابِ» وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: «أَوَّلُهَا بِتُرَابٍ» وَقَالَ الْقُطَعِيُّ: «أَوَّلُهَا بِالتُّرَابِ»[31]

- **جن روایات میں امام شافعی کا نقطہ نظر احناف سے مختلف ہو ان پر تحقیقات کثرت سے ذکر کی ہیں۔ جس کی مثال ذیل میں ذکر کی ہے۔**

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: " قَدْ أَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُونُ بِالْيَدِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ}[32] قَدْ عَلَّمَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُونُ بِالْيَدِ، وَكَذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهَى عَنْ بَيْعِ اللِّمَاسِ دَلَّهُمْ نَهْيُهُ عَنْ بَيْعِ اللَّمْسِ أَنَّ اللَّمْسَ بِالْيَدِ، وَهُوَ أَنْ يَلْمِسَ الْمُشْتَرِي الثَّوْبَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُقَلِّبَهُ وَيَنْشُرَهُ، وَيَقُولُ عِنْدَ عَقْدِ الشِّرَاءِ إِذَا لَمَسْتُ الثَّوْبَ بِيَدِي فَلَا خِيَارَ لِي بَعْدُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى طُولِ الثَّوْبِ وَعَرْضِهِ أَوْ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ أَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ لَمَسْتَ، فَدَلَّتْ هَذِهِ اللَّفْظَةُ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: أَوْ لَمَسْتَ غَيْرَ الْجِمَاعِ الْمُوجِبِ لِلْحَدِّ، وَكَذَلِكَ خَبَرُ عَائِشَةَ "

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: «وَلَمْ يَخْتَلِفْ عُلَمَاؤُنَا مِنَ الْحِجَازِيِّينَ وَالْمِصْرِيِّينَ وَالشَّافِعِيُّ، وَأَهْلُ الْأَثَرِ أَنَّ الْقُبْلَةَ وَاللَّمْسَ بِالْيَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْيَدِ وَبَيْنَ بَدَنِ الْمَرْأَةِ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

إِذَا لَمِسَهَا حِجَابٌ وَلَا سُتْرَةٌ مِنْ ثَوْبٍ وَلَا غَيْرِهِ أَنَّ ذَلِكَ يُوجِبُ الْوُضُوءَ» غَيْرَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ كَانَ يَقُولُ: «إِذَا كَانَتِ الْقُبْلَةُ وَاللَّمْسُ بِالْيَدِ لَيْسَ بِقُبْلَةِ شَهْوَةٍ؛ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ»

- **امام ابن خزیمہ اپنی صحیح میں صرفی ونحوی ابحاث کا بھی ذکر کرتے ہیں۔**

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الِاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَاللَّامِ قَدْ لَا يَحْوِي جَمِيعَ الْمَعَانِي الَّتِي تَدْخُلُ فِي ذَلِكَ الِاسْمِ «خِلَافَ قَوْلِ مَنْ يَزْعُمُ مِمَّنْ شَاهَدْنَا مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ كَانَ يَدَّعِي اللُّغَةَ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِهَا، وَيَدَّعِي الْعِلْمَ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِهِ، أَنَّ الِاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ يَحْوِي جَمِيعَ مَعَانِي الشَّيْءِ الَّذِي يُوقَعُ عَلَيْهِ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَاللَّامِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الْأَحْدَاثِ عَلَى الرِّيحِ خَاصَّةً بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ، وَاسْمِ جَمِيعِ الْأَحْدَاثِ الْمُوجِبَةِ لِلْوُضُوءِ الرِّيحُ يَخْرُجُ مِنَ الدُّبُرِ خَاصَّةً، وَقَدْ بَيَّنْتُ هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ»[33]

- **احادیث بیان کرتے ہوئے بعض اوقات آیات کا شان نزول بھی بیان کرتے ہیں۔**
- نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: " مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، وَأَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ، فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ فَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَمْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ: {إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ}[34] الْآيَةَ " وَقَالَ مَرَّةً: «حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ»[35]

- **احادیث نبوی ﷺ کی تدوین و تحریر میں کل ائمہ احادیث انتہائی حزم و احتیاط برتتے تھے۔ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی مجھے کچھ تحریر کرنا ہوتا تھا تو پہلے میں استخارہ کرتا تھا تب اس کی روشنی میں کچھ فیصلہ کیا کرتا تھا۔**
- **ایک اور موقع پر ایک شاگرد نے سوال کیا کہ آپ اتنا علم کیسے سمیٹ لیتے ہیں تو اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے''**

توامام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے زم زم کا پانی علم نافع کی نیت سے پیا تھا۔

- **اسی طرح ایک بار ایک طالب علم نے آپ سے حفظ علوم کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی اور اسے جواب دیا مجھے نہیں یاد کہ میں نے کچھ بھی کبھی لکھا ہو اور وہ مجھے بھول گیا ہو۔**
- **امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر کہا کرتے تھے انسان کا قول نبی ﷺ کے قول کے برابر نہیں ہو سکتا اور انہوں نے اپنے شاگردوں سے یہ وعدہ لیا ہوا تھا کہ جب کبھی بھی میرے کسی قول کے مقابلے تم تک نبی ﷺ کی کوئی حدیث پہنچ جائے تو میرے قول کو چھوڑ دینا۔**
- **کچھ علما نے لکھا ہے کہ ''صحیح ابن خزیمہ'' کا کچھ حصہ امتداد زمانہ کی نذر ہو گیا ہے اور یہ کتاب بعد میں آنے والوں تک مکمل حالت میں نہیں پہنچی۔ لیکن پھر بھی ماضی قریب میں اس کتاب کے بعض اجزا کو جمع کر کے اس کی تکمیل کی کوشش کی گئی ہے اور ڈاکٹر محمد مصطفی اعظمی نے اس کتاب کی تدوین نو کی ہے اور تین جلدوں میں مکتب الاسلامی بیروت سے اس کتاب کو شائع کیا گیا ہے۔**
- **آپ سے منسوب کتب کی کل تعداد ایک سو چالس سے متجاوز ہے۔**

مصادر و مراجع

1 ۔المدخلی، ربیع بن هادي بن محمد عمیر، حجیۃ خبر الآحاد في العقائد والأحکام، مجمع الملک فهد لطباعۃ المصحف الشریف بالمدینۃ المنورۃ، س۔ن، ج1، ص17؛ابن حبان، محمد بن حبان بن أحمد بن حبان، أبو حاتم، الدارمي، البُستي(م: 354ھ) ،المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، دار الوعي۔ حلب، ط1، 1396ھ، ج1، ص25

2۔الخطیب، تاریخ بغداد، البغدادي، ج12، ص 182

3۔الذھبی، سیر أعلام النبلاء، ج14، ص 272؛الذھبي، شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز (م: 748ھ) تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان، ط1، 1419ھ - 1998ء، ج2، ص 209؛الذھبي، تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاھیر وَالأعلام، دار الغرب الإسلامی، ط1، 2003 ء، ج7، ص243؛السبکي، تاج الدین عبد الوھاب بن تقی الدین (م: 771ھ) طبقات الشافعیۃ الکبری، ھجر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ط2، 1413ھ ،ج3، ص118؛: الدمشقي، أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشي البصري ثم (م: 774ھ) طبقات الشافعیین، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ، 1413ھ - 1993 ء، ج1، ص 221؛السیوطي، عبد الرحمن بن أبي بکر، جلال الدین (م: 911ھ) طبقات الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ – بیروت، ط1، 1403ھ، ج1، ص314

.4۔ابن حبان، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، ج1، ص93

5۔ابن أبي حاتم، عبدالرحمن بن محمد بن إدریس، أبو محمد، الحنظلي، الرازي (المتوفی: 327ھ)، الجرح والتعدیل، طبعۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ-حیدر آباد دکن – بھارت، دار إحیاء التراث العربي – بیروت، ط1، 1271ھ- 1952 ء، ج7، ص 196

6۔الحاکم، محمد بن عبداللہ بن محمد، أبو عبداللہ، النیسابوري المعروف بابن البیع (المتوفی: 405ھ) ، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ – بیروت، ط1، 1411 – 1990ء، ج1، ص 425

7۔الحاکم، المستدرک علی الصحیحین: ج4، ص 219

8۔الخلیلي، خلیل بن عبداللہ، أبو یعلی، القزویني (المتوفی: 446ھ)، الإرشاد في معرفۃ علماء الحدیث، مکتبۃ الرشد – الریاض، ط1، 1409 ھ، ج3، ص831، 832

9 ۔الذھبي، محمد بن أحمد بن عثمان، شمس الدین، أبو عبداللہ (المتوفی: 748ھ)، سیر أعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، ط3، 1405 ھ، ص1985 ء، ج14، ص 365

10۔ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، البدایۃ والنھایۃ، مکتبۃ المعارف، بیروت، ط8، 1990ء، ج11، ص170

11۔الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص:83

12۔ایضاً

13۔الذھبی، سیر أعلام النبلاء، ج14، ص 374

14۔الحاکم، محمد بن عبداللہ، معرفۃ علوم الحدیث، دار الکتب العربي بیروت، لبنان، س-ن، ص:84، ص:105؛خطیب بغدادي، أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مھدي، أبو بکر (م: 463ھ)، الفقیہ والمتفقہ، دار ابن الجوزي – السعودیۃ، ط2، 1421ھ، ج1، ص536

15۔خطیب بغدادي، الفقیہ والمتفقہ، ج1، ص289

16۔الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ص:84، ص:105

17۔الذہبی، سیر أعلام النبلاء، ج14، ص374، 373

18۔ابن خزیمہ، محمد بن إسحاق بن خزیمۃ، النیسابوري، أبو بکر (م: 311ھ) کتاب التوحید وإثبات صفات الرب عزوجل، مکتبۃ الرشد-السعودیۃ – الریاض، ط5، 1414ھ - 1994ء، ج1، ص26

19۔ابن خزیمہ، محمد بن إسحاق بن خزیمۃ، أبو بکر، النیسابوري (المتوفی: 311ھ)، صحیح ابن خزیمۃ، المکتب الإسلامی- بیروت، ج1، ص3؛ ج3، ص186؛ابن حجر، أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني، أبو الفضل (المتوفی: 852ھ) ، النکت علی کتاب ابن الصلاح، عمادۃ البحث العلمي بالجامعۃ الإسلامیۃ، المدینۃ المنورۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ط1، 1404ھ- ص1984ء، ج1، ص 291

20۔خطیب بغدادي، أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مھدي، أبو بکر (المتوفی: 463ھ)، الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، مکتبۃ المعارف -الریاض، ج2، ص185

21 ۔ محمد بن إسحاق بن خزیمۃ بن المغیرۃ، نیشاپوری، أبو بکر (م: 311ھ)، صحیح ابن خزیمۃ، المکتب الإسلامی – بیروت، ج1، ص4، رقم الحدیث 2

22 ۔ صحیح ابن خزیمہ، ج1، ص22، رقم الحدیث 38

23 ۔ صحیح ابن خزیمہ، 3، ص115، رقم الحدیث 1728

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.3 2023

24 ۔ صحیح ابن خزیمہ،3،ص115،رقم الحدیث1729

25 ۔ صحیح ابن خزیمہ،3،ص197،رقم الحدیث1899

26 ۔ صحیح ابن خزیمہ،ج1،ص22،رقم الحدیث33،34

27 ۔ صحیح ابن خزیمہ،3،ص199،رقم الحدیث1901

28 ۔ صحیح ابن خزیمہ،ج1،ص28،رقم الحدیث45

29 ۔ صحیح ابن خزیمہ،ج1،ص49

30 ۔ صحیح ابن خزیمہ،ج3،ص113

31 ۔ صحیح ابن خزیمہ،ج1،ص50،رقم الحدیث95

32 .الأنعام:7

33 ۔ابن خزیمہ، صحیح ابن خزیمہ،ج1،ص17

34 .النساء:176

35 ۔ابن خزیمہ، صحیح ابن خزیمہ،ج1،ص56،رقم الحدیث106